السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہاڑی سے رضوان اللہ لکھتے ہیں کہ ایک آدمی کا کسی ٹیچر لڑکی سے نکاح ہوا وہ اس وقت اس کی تنخواہ وصول کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عورت کی آمدنی صرف شوہر کے لیے ہے عورت کو جائیداد بنانے کا شریعت نے حق نہیں دیا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کے مطالعہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شادی کے بعد بھی عورتوں کے حق ملکیت کو برقرار رکھا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: "عورتوں کو ان کے حق مہر خوشی سے دیا کرو۔ ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے انہیں چھوڑ دیں تو اسے ذوق وشوق سے کھالو'' (4سورة النساء: 4)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مہر کے متعلق عورت کا حق ملکیت ثابت کیا ہے اسی طرح وراثت وغیرہ کے کئی ایک مسائل ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کو جائیداد بنانے کا شرعی حق ہے بلکہ بعض احادیث سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض مالدار صحابیات اپنے شوہروں کو زکوۃ بھی دیتی تھی چنانچہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مال زکوۃ صرف کروں تو کیا یہ جائز ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں! اس کے لیے دو اجر ہیں ایک رشتہ سے حسن سلوک کرنے کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا" (صحیح بخاری: کتاب الزکوۃ باب الزکوۃ علی الزوج)

اسی طرح حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق روایات میں آیا ہے کہ وہ خاوند کے بچوں پر مال زکوۃ خرچ کرتی تھیں۔ (صحیح بخاری حوالہ مذکورہ)

اندریں حالات بیوی کو شریعت نے یہ حق دیا ہے اگر وہ اپنی تنخواہ الگ رکھنا چاہتی ہے تو اسے یہ حق پہنچتا ہے خاوند کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں زیادتی کا مرتکب نہ ہو البتہ خاوند کو یہ حق بھی شریعت نے دیا ہے کہ بیوی کی ملازمت اگر حقوق کی ادئیگی میں رکاوٹ کا باعث ہے تو بیوی کو ملازمت چھوڑنے پر مجبور کر سکتا ہے اور بیوی کے لیے اس کے حکم کی تعمیل ضروری ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:430